ائمّہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید، اجماع اور قیاس کی شرعی حیثیت

ایک اہم فتویٰ از

امام الحرمین فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی مملکت عربیہ سعودیہ

(عربی تحریر مع اردو ترجمہ)

حصول فتویٰ باہتمام سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، مملکت عربیہ سعودیہ

ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید، اجماع، قیاس کی شرعی حیثیت

ایک اہم فتویٰ از

امام الحرمین فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امور مسجد حرام ومسجد نبوی صلیٰ اللہ علیہ وسلم

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام ومسجد نبوی مملکت عربیہ سعودیہ

سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

عرض مترجم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ,والعاقبة للمتقين ,ولا عدوان إلا على الظالمين ,والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين محمد سيد بني آدم أجمعين .وآله الطاهرين , وصحابته ,ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

یہ فتوٰی جو پاکستان کے ڈاکٹر عدنان صاحب کے سوالات کا جواب ہے۔ مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی مملکت عربیہ سعودیہ کے سربراہ کی حیثیت سے امام الحرمین فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امور مسجد حرام و مسجد نبوی صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا ہے اور سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے اہتمام سے جاری ہوا ہے۔ اس تفصیلی فتوے میں دراصل ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید، اجماع، قیاس کی شرعی حیثیت اور اس سے جڑے تمام پہلوؤں پر علماء اہل سنت والجماعت کے موقف کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ فتوٰی ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب کچھ نادان مسلمان ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں اور مسلمانوں میں خلفشار کر رہے ہیں۔ اس سے اہل سنت والجماعت کے ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والے مسلمان جو دنیا کے تمام مسلمانوں میں لگ بھگ 96 فیصد ہیں)شیعہ حضرات کو چھوڑ کر(پریشان ہیں۔

ائمہ اربعہ کے تقلید کی مخالفت کرنے والے عام مسلمانوں کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں اور ان سے ایک حکمت عملی کے طور پر ایسے سوالات پوچھتے ہیں جس سے ایک کم پڑھا لکھا مسلمان پریشان ہو جاتا ہے جیسے۔

آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلتے ہیں یا امام ابو حنیفہؒ یا امام شافعیؒ / امام مالکؒ / امام احمدؒ / (کے دین پر

فورا جواب ملتا ہے : یقیناً حضرت محمدؐ کے دین پر۔

اس پر ایک دوسرا سوال پوچھا جاتا ہے : پھر آپ اپنے کو حنفی کیوں کہتے ہیں؟

ایک عام مسلمان جو علم نہیں رکھتا اس سوال سے پریشان ہو جاتا ہے۔ اسکا فائدہ اٹھا کر اس کے دماغ میں شکوک و شبہات پیدا کیئے جاتے ہیں۔

اوپر دیئے گئے اور ان جیسے سوالوں کا استعمال کر کے ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی کے تحت یہ غلط تصور عوام میں پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اگر آپ حنفی ہیں تو آپ امام ابو حنیفہ کے دین پر عمل کر رہے ہیں، نہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر۔

تقلید کی مخالفت والے بعض متشدد لوگ تو تقلید کو حرام تک قرار دے رہے ہیں اور بعض تو کفر اور شرک تک بتا رہے ہیں اور آج کے انٹرنیٹ کے زمانے میں پورے زور شور سے اس کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اللہ ان نادان مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور سلف الصالحین کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ کی ذات سے امید ہے کہ امام الحرمین اور مسلمانوں کے اصل مرکز سے جاری ہوا یہ فتوٰی نادان مسلمانوں کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب ہو گا اور عام مسلمانوں کو شکوک و شبہات سے نکال کر اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر جمائے گا۔ امید ہے کہ مسلمانان عالم اپنا وقت اور صلاحیت فتنہ انگیزی اور خلفشار سے بچا کر دین کی دعوت انسانیت کی فکر اس کی بھلائی اور دین کے دوسرے مثبت کاموں میں صرف کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال ہے۔

Muslim World League
Secretariat General
Makkah al-Mukarramah

رابطة العالم الإسلامي
الأمانة العامة مكة المكرمة
إدارة المجمع الفقهي

الرقم ١٠/ ١٦٦ التاريخ ٩ ٠ ١٤١٦ المرفقات ٦

الموضوع الاجابة على الاستفسارات

المكرم د. عدنان حكيم حفظه الله
باكستان- بواسطة شيخ غلام مصطفى بن عبدالحكيم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد:-

فبالاشارة إلى خطابكم المؤرخ فى ١٩٩٥/٧/١٩م المتضمن طلب الإجابة عن بعض الاستفسارات.

يسرني أن أبعث أليكم بطيه إجابة معالى الشيخ محمد بن . الله السبيل الرئيس العام لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي الشريف وعضو المجمع الفقهي الإسلامي.

وفق الله الجميع لما يحبه ويرضاه.

مدير المجمع الفقهي الإسلامي

د. أحمد حمدالله

ع/ع ١/١

Please quote above ref. no. and date when replying. Priers indiquer reference susciter dans toute suite الرجاء عند الرد الاشارة إلى رقم وتاريخ هذه الرسالة
صندوق بريد ٥٣٧ هاتف رقم ٥٤٢٢٧٣٣ فاكس رقم ٥٤٣٦٦١٩ / ٥٤٤٤٧٨٧ تلكس رقم ٥٤٠٠٠٩ / ٥٤٠٣٩٠ برقيا (رابطة مكة)
P. O Box 537 Tel 5422733 Fax 5436619 / 5444787 Tlx 540009 RABITA SJ / 540390 IWO SJ Cable (RABITA MAKKAH)

سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ۔

نمبر10-296 مورخہ 8 محرم1416ھ

عنوان: سوالات کا جواب

مکرم ڈاکٹر عدنان حکیم حفظہ اللہ تعالیٰ بواسطہ شیخ غلام مصطفیٰ بن عبد الحکیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کے بعد، آپ کے 19-7-1995 کے مکتوب میں بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا ہے اس خط کے حوالہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امور مسجد حرام ومسجد نبوی صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے سربراہ کا مکمل جواب ارسال کرنے پر خوشی محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر احمد محمد مقری : مدیر المجمع الفقہی الاسلامی

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي

الإجابة على أسئلة الدكتور / عدنان حكيم من باكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين وأصلي وأسلم على سيدنا محمد عبده ورسوله وعلى آله وصحبه أجمعين

(السؤال الأول)/ هل إجماع الصحابة الكرام البررة والتابعين وفقهاء الأمة حجة شرعية أم لا ؟ وهل يعتبر مصدرا ثالثا للتشريع الإسلامي أم لا ؟ وما دليل حجية الإجماع وماحكم منكر الإجماع كليا وهل يجوز مخالفة الإجماع٠؟

(الجواب الأول)/ إجماع الصحابة الكرام البررة حجة شرعية باتفاق العلماء٠

وإجماع التابعين وفقهاء الأمة حجة شرعية خلافا لداود الظاهري الذي يرى أن إجماع غير الصحابة ليس حجة شرعية٠

والقول بأنه حجة هو الصحيح ؛لأن الأدلة على حجية الإجماع عامة لكل إجماع حيث تشمل إجماع الصحابة وغيرهم وبذلك يكون القول بأن إجماع الصحابة وحدهم حجة تحكم لادليل عليه٠

ويعتبر الإجماع هو المصدر الثالث من مصادر التشريع الإسلامي بعد الكتاب والسنة٠

الأدلة على حجية الإجماع:

الإجماع حجة شرعية عند جمهور العلماء يجب العمل به والأدلة على ذلك من الكتاب والسنة كثيرة نذكر منها مايلي:

١) من الكتاب:

استدلوا بقوله تعالى ﴿ ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ﴾ النساء ١١

ووجه الإستدلال أن الله سبحانه وتعالى توعد من يتبع غير سبيل المؤمنين ولو لم يكن محرما ماتوعد عليه ولما جمع بينه وبين مشاقة الرسول التي هي حرام وإذا كان اتباع غير سبيل المؤمنين حرام كان اتباع سبيل المؤمنين واجبا والحكم المجمع عليه هو سبيل المؤمنين ؛ لأن المراد من السبيل في الآية ماأختاره الإنسان لنفسه من قول أو فعل٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی
مملکت عربیہ سعودیہ

(ڈاکٹر عدنان حکیم کے سوالات کا جواب)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، میں درودو سلام کہتا ہوں کہ محمد صلیٰ اللہ علیہ وسلم پر جو ہمارے آقا ہیں اور اس کے بندے اور رسول نیز آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

سوال نمبر1۔ کیا صحابہ کرام، تابعین عظام، اور فقہاء امت کا اجماع حجت شرعیہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اجماع تشریع اسلامی کا تیسرا ماخذ ہے یا نہیں؟ اجماع کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور بلکیہ اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے؟

باتفاق علماء صحابہ کرام کا اجماع حجتِ شرعیہ ہے اسی طرح تابعین اور فقہا کا اجماع بھی حجت شرعیہ ہے البتہ جواب۔ اس میں داؤد ظاہری نے اختلاف کیا ہے ان کی رائے یہ ہے کہ غیر صحابہ کا اجماع حجت شرعیہ نہیں لیکن حجت ہونے کا قول صحیح ہے کیونکہ حتظا اجماع کے دلا ئل عام ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہ و غیر صحابہ سب کے اجماع کو شامل ہیں اس صرف صانبہ کرام کے اجماع کو حجت کہنا سینہ زوری ہے، اس پر کو ئی دلیل قائم نہیں !کتاب و سنت کے بعد اجماع کو تشریع اسلامی کے مآخذ میں سے تیسرا ماخذ تسلیم کیا گیا ہے۔

دلائل حیتا آجماع۔۔۔۔ جمہور علماء کے نزدیک اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے اس پر کتاب و سنت کے بہت سے دلائل ہیں ہم ان میں سے چند ایک ذکر کرتے ہیں۔

۔۔۔۔فرمان خداوندی ہے" وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور سبیل المومنین کے علاوہ کسی دوسرے راستہ پر چلتاہے ہم اس کو ادھر پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔)سورہ نساء115(۔

اللہ تعالیٰ نے سبیل المومنین کے ترک پر وعید فرمای ہے اگر یہ حرام نہ ہوتا تو اس پر وعید نہ وارد ہوتی۔ اور اس وعید میں سبیل المومنین کے ترک کو اور مخالفت رسول کو جو حرام ہے جمع نہ کیا جاتا اور جب غیر سبیل المومنین کی اتباع حرام ہے تو سبیل المومنین کی اتباع واجب ہو گی اور اجماعی حکم سبیل المومنین ہے لہذا اس کی اتباع واجب ہے۔

۔2۔۔۔۔۔ اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلیٰ اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔)ترمذی(اور

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جماعت سے کٹا وہ آگ میں پڑا۔)ترمذی(ان سب احادیث کا اختلاف الفاظ کے باوجود مفہوم ایک ہے۔

یعنی مجموعی طور پر امت کا خطا سے معصوم ہونا۔ اس سے ثابت ہوا کہ علماء کا اجماع حجت شرعیہ ہے۔ ہمیشہ ان احادیث سے بغیر کسی رد و قدح کے پہلے صحابہ کرام پھر ان کے بعد والے علماء عظام حجیت اجماع کو ثابت کرتے رہے ہیں۔

تا آنکہ بعد میں مخالفینِ اجماع پیدا ہو گئے۔

منکرین اجماع کا حکم۔۔۔۔ اجماع قطعی کے منکر کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

۔)1(۔۔ مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر ہے۔

۔)2(۔ مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر نہیں۔

اگر اجماعی حکم کا دین میں سے ہونا امر قطعی ہو جیسے پانچ نمازیں تو اس کا انکار کفر ہے اور اگر اس کا دین میں سے ہونا امر قطعی نہ ہو تو اسکا انکار کفر نہیں۔ تاہم اجماع کی مخالفت جایز نہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر2۔۔۔۔۔ قیاس کی بنیاد ظن پر ہے اس جس چیز کی بنیاد ظن پر ہو وہ ظنی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظن کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس چیز کے پیچھے مت چل جسکا تجھے علم نہیں ")الاسر36 (لہذا قیاس کے ساتھ حکم بتانا درست نہیں کیونکہ یہ اتباعِ ظن ہے"۔

جواب۔۔۔۔ قیاس فقہ اسلامی کے ماخذ میں سے چوتھا ماخذ ہے اور اس کی حجیت کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے اس پر صحابہ کرام، تابعین اور فقہا امت نے قرنہا قرن عمل کیا ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قیاس پر عمل کرنا واجب ہے جبکہ داؤد ظاہری اور ان کے پیروکاروں نے اس کا انکار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ قیاس حجت شرعیہ نہیں ہے، ان کے دلایل میں سے ایک دلیل ہوی ہے جس کا آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے۔ علماء نے ان کے دلایل کے جوابات بھی دیے ہیں، ہم مختصر طور پر بعض جواب ذکر کرتے ہیں۔ اور اگر آپ کو مزید وسعت درکار ہو تو کتب اصول فقہ کی طرف مراجعت کیجیے۔ مثلاً علامہ جوینیؒ کی البرھان، امام رازیؒ کی المحصول، الاحکام للآمدییؒ، شروح مختصر ابن حاجبؒ، اصول سرخسیؒ، اور عبدالعزیز بخاریؒ کی کشف الاسرار ان کتابوں میں منکرین قیاس کا تفصیلی رد ہے۔ بہر کیف وہ آیات جن میں اتباع ظن سے نہی کی گئی ہے، ان کا قیاس شرعی سے کوئی تعلق نہیں نہ اس پر منطبق ہوتی ہیں کیونہس ان آیات میں چیز سے نہی کی گئی ہے وہ ہے۔ عقائد میں ظن کی اتباع۔ رہے احکام عملیہ سو ان کے اکثر دلائل ظنی ہیں اگر ہم اس شبہ کا اعتبار کر لیں تو ہمیں وہ

تمام دلائلِ شرعیہ ترک کرنے پڑیں گے جو ظنی الدالات ہیں اور یہ باطل ہے۔ رہا ان کا اللہ تعالیٰ کے فرمان ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ)الإسراء :36" سے استدلال سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے مقصود نہی ہے اس بات سے کہ کوئی انسان محلِ یقین میں امکانِ تیقن کے باوجود حصولِ یقین سے انحراف کر کے ظن و تخمین پر اعتماد کرے پس یہ نہی قیاس شرعی کو شامل نہیں کیونکہ فرع و اصل کے درمیان علت جامعہ پائے جانے کی وجہ سے حکم کے اعتباد سے فرع کو اصل کے ساتھ لاحق کرنا اس حکم کے قبیل سے نہیں جس سے آیت میں منع کیا گیا ہے، یعنی بغٰر علم کے قول کرنا، کیونکہ مجتہد اسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک راجح ہوتی ہے اور اسکا اجتہاد اس تک پہنچتا ہے۔

سوال نمبر3۔۔۔۔ قیاس شرعی کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علماء نے قیاس کی حجیت کو کتاب و سنت اور اجماع سے نیز عقلی دلیل سے ثابت کیا ہے، ہم ان میں سے بعض ذکر کرتے ہیں اور اگر مزید دلائل معلوم کرنے کا ارادہ ہو تو ان کتب اصول کی طرف مراجعت کی جائے جن کا میں نے منکرین قیاس کے شبہات کے رد میں پہلے ذکر کیا ہے۔ کتاب اللہ سے دلیل فرمان الہیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ)الحشر :2

اللہ وہ ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا۔ پہلے حشر کے وقت تمہارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچالیں گے سو ان پر اللہ کا عذاب ایسے طور پر آیا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا وہ گراتے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں، پس عبرت پکڑو اے ارباب بصیرت محل استدلال اللہ تعالیٰ کا فرمان

فاعتبروا یااولی الابصار ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو اس عذاب کی خبر دی جو الاعتبار العبور سے مشتق ہے۔ اور العبور کا معنی ہے بنو نصیر پر نازل ہوا تو ان کو حکم دیا کہ وہ عبرت پکڑیں اور المجاوزۃ یعنی گذرنا۔ مقصود یہ ہے کہ اپنے نفوس کو ان پر قیاس کرو کیونکہ تم بھی ان جیسے بشر ہو اگر تم ان جیسے کام کرو گے تو تمہارے اوپر بھی وہی عذاب اتر پڑے گا جو ان پر اترا۔ پس یہ آیت تمام انواعِ اعتبار کو شامل ہے اور جب قیاس میں فرع واصل کے درمیان موجود علت جامعہ کی وجہ سے فرع سے اصل کی طرف مجاوزت ہوتی ہے تو یہ بھی اس اعتبار کے انواع میں داخل ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور

سنت سے دلیل یہ ہے کہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو دریافت فرمایا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ فرمایا! اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا سنت رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر آپ کو سنت رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم میں بھی نہ ملے تو پھر؟ کہنے لگے میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اور اسمیں کوتاہی نہ کروں گا رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی جس پر اللہ کا شکر ہے جس پر اللہ کا رسول راضی ہے۔)ابوداود۔ ترمذی، مسند احمد، ابوداود طیالسی(اور اس کی بہت سے محققین نے تصحیح کی ہے (

وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کتاب وسنت سے

اجتہاد کی طرف منتقل ہونے کو درست قرار دیا ہے اور قیاس بھی اجتہاد کے انواع میں سے ایک نوع ہے۔ علاوہ ازیں عمل بالقیاس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور ہر وہ امر جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو وہ حق ہے اس کا التزام واجب ہے،

اس کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اپنا مشہور حکمامہ تحریری طور پر بھیجا کہ اشباہ و نظایر کو پہچانئے اور امور میں اپنی رائے کے ساتھ قیاس کیجیے (سنن کبریٰ بیہقی، الفقیہ و المتفقہ للخطیب)
عقلی دلیل یہ ہے کہ کتاب و سنت کی نصوص محدود اور متناہی ہیں اور لوگوں کو درپیش مسایل غیر متناہی ہیں کیونکہ ہر زمان و مکان میں نےء مسایل ظہور پذیر ہوتے ہیں سو اگر ان کے احکام معلوم کرنے کے لیے کتاب و سنت کی نصوص پر قیاس نہ کریں تو وہ بغیر حکم شرعی کے باقی رہ جائیں گے اور یہ باطل ہے کیونکہ شریعت مقدسہ عام ہے اور تمام نے پیش آمدہ مسائل کو شامل ہے: ہر ہر واقعہ کے لیے شریعت میں حکم موجود ہے اور مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ استنباط کے قواعد معروفہ کے موافق استنباط کریں۔

سوال نمبر4۔۔۔۔رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے جو درست اجتہاد کرے اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلط اجتہاد کرے اس کے لے ایک اجر ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔اس سے مراد حاکم یا قاضی یا عالم مجتہد ہے۔ جب اس نے اجتہاد کیا اور اپنی ممکنہ استطاعت کسی جواب مسلہ کے حکم معلوم کرنے میں صرف اس کے باوجود اس سے حکم میں غلطی ہو گئی تو وہ گناہ گار نہ ہو گا بلکہ اپنے اجتہاد پر ماجور ہو گا اور اگر اس نے حق کو پالیا تو اس کے لیے دوگنا اجر ہو گا ایک اجر اجتہاد پر دوسرا اصابت حق پر: بشرطیکہ وہ شرائط اجتہاد کا علم و حامل ہو اور اگر شرائط اجتہاد کا عالم و حامل نہ ہو اور محض تکلف کر کے اجتہاد کرے اور علم کا دعویٰ

: کرے تو یہ حدیث اسکو شامل نہیں

سوال نمبر5۔۔۔۔۔۔۔۔جب تمام فقہا مجتہدین کی آراء کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہوں تو کیا وہ قانون شرعی ہو جاتا ہے ؟ کیا اس کی اتباع واجب ہے ؟ یا اس کی مخالفت بجا ہے ؟

جواب۔۔۔جب تمام فقہا مجتہدین کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہو جائیں تو اس کو اجماع شمار کیا جاتا ہے جس کی مخالفت ناجائز اور اتباع واجب ہے اور جو اس اجماع کی مخالفت کرتا ہے وہ اس وعید کی زد میں آتا ہے جس کو ہم نے حجیت اجماع کے دلائل میں ذکر کیا ہے:۔

سوال نمبر6۔۔۔۔۔کیا احکام شرعیہ کے لیے قیاس کا چوتھے ماخذ کے طور پر اعتبار کیا جاتا ہے ؟

جواب۔۔۔۔کتاب و سنت اور اجماع کے بعد احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کے لیے قیاس چوتھا ماخذ ہے۔ اس کے ذریعے احکامِ شرعیہ معلوم کئے جاتے ہیں۔ علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے كتاب الاعتصام بالكتاب والسنہ میں فرمایا ہے، مطلب یہ ہے کسی کے لیے بچاؤ نہیں مگر کتاب اللہ میں یا سنت نبویہ میں یا علماء کے اجماع میں جبکہ ان میں حکم موجود ہو پس اگر ان میں حکم موجود نہ ہو تو پھر قیاس ہے۔ اس پر امام بخاری نے ترجمۃ الباب قائم کیا باب الاحكام التى تعرف بادلايل وكيف معنى الدلالۃ و تفسير ها۔ یعنی یہ باب ہے ان احکام کے بیان میں جو دلایل سے معلوم کئے جاتے ہیں اور دلالت کیسے ہوتی ہے اور اس کی کیا تفسیر ہے ؟

(احکام القرآن 7۔172)

سوال نمبر7۔۔۔۔۔۔ اس آدمی کا کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا ہے؟

جواب۔۔۔۔ اگر قائل کی مراد "انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین" والا قیاس ہے تو قائل کا یہ قول درست ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن بصری اور ابن سیرین سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا اور غلط قیاس کیا اور حکماء نے کہا ہے کہ اللہ کے دشمن نے غلط کہا کیونکہ اس نے آگ کو مٹی پر فضیلت دی حالانکہ وہ دونوں ایک درجہ میں ہیں کہ وہ دونوں بے جان مخلوق ہیں۔ اور اگر قائل کا مقصد قیاس شرعی کا انکار ورد ہے اور اس پر طعن ! تو یہ ناجایز ہے، کیونکہ ماہرین علماء کا اجماع ہے اخذ بالقیاس پر : اور اجماع مخالفت حرام، جبکہ شاذ اقوال کا کوی اعتبار نہیں۔

سوال نمبر8۔۔۔۔ اسلامی شریعت میں ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید (یعنی تقلید شخصی) کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔۔ مسلہک تقلید کے اعتبار سے مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں۔

۔(ایک)۔ مجتہدین یعنی وہ علماء جو دلائل سے مسائل مستنبط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان کے لیے تقلید جائز نہیں بلکہ ان پر اجتہاد واجب ہے۔

دو) عوام، یعنی وہ لوگ جو اجتہاد کی قدرت واہلیت نہیں رکھتے ان کے لیے آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید جائز) ہے۔ اور تقلید سے مراد یہ ہے کہ فقہی مسائل میں دلیل جانے بغیر مجتہد کے قول کی اتباع کرنا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ

کا یہ قول ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلاَّ رِجَالاً نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ)الأنبياء:

پس پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے۔)الانبیاء-7(اور

رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کا فرمان زخمی صحابی کے مشہور واقعہ میں کہ "جب وہ نہیں جانتے تھے تو انہوں نے پوچھ کیوں نہ لیا: عاجز آدمی کے لیے بجز سوال کے کسی بات میں شفا نہیں") ابو داؤد۔ ابن ماجہ، احمد، حاکم، طبرانی(اور عامۃ الناس کو اجتہاد کا مکلف بنانا متعذر ہے، کیونکہ اجتہاد کا تقاضا ہے کہ مجتہد میں خاص ذہنی صلاحیت ہو۔ علم میں پختگی ہو اور لوگوں کے احوال اور وقائع کی معرفت اور طلب علم اور اس پر صبر کی عادت اور اگر سب لوگ ان شرائط کو پورا کرنے کے لیے ان کے حصول میں مشغول ہو جائیں تو کاروبار معیشت باطل ہو جائیں گے اور نظام دنیا درہم برہم ہو جائے گا۔

سوال نمبر9۔۔۔۔۔ کیا یہ آیت کریمہ "اتخذو احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ " آئمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعی، امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید پر منطبق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب۔۔۔۔۔ آیت سے مقصود یہ ہے کہ انہوں نے اپنے احبار کو ارباب کی طرح بنالیا کیونکہ انہوں نے ان کی ہر چیز میں اطاعت کی چناچہ امام ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آیا کہ میری گردن میں سونے کی صلیب تھی آپ نے فرمایا اے عدی اس کو اتار پھینک۔ یہ بت ہے اور میں نے آپ صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سورہ براءۃ کی یہ آیت تلاوت کی اتخذو احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم)توبہ۔31(پھر فرمایا خوب سن لو وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے، لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ اس کو حلال سمجھتے اور جب وہ ان پر کوئی چیز حرام کرتے تو یہ اس کو حرام سمجھتے۔ سو کہاں آئمہ اربعہ اور کہاں وہ احبار جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور اللہ

کی حلال ٹھہرائی ہوئی چیز کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ ائمہ اعلام کو ان احبار جیسا سمجھا جائے کیونکہ ان ائمہ نے شریعت اسلامیہ کی خدمت میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس میں اپنی زندگیاں لگا دیں ان کے درمیان جو مسائل میں اختلاف ہے وہ در حقیقت اختلاف اجتہادات کی وجہ سے ہے۔ ان کا یہ اختلاف باعث اجر ہے۔ اور یہ کہنا کہ مذکورہ بالا آیت ائمہ اربعہ کو بھی شامل ہے جھوٹ ہے، بہتان ہے۔ اسکا سبب جہالت عظیمہ ہے۔

سوال نمبر10۔۔۔۔۔کیاائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید شرک وکفر کے زمرہ میں داخل ہے ؟؟

جواب۔۔۔۔ائمہ اربعہ کی تقلید غیر مجتہد کے لیے جائز ہے اس کا کفر وشرک کے ساتھ کوئی تعلق نہں آئمہ اربعہ حق اور دین کے داعی ہیں۔ انہوں نے اپنے نفوس کو علم شریعت کے سیکھنے سکھانے کے لیے وقف کر دیا۔ حتیٰ کہ اس علم کا بڑا حصہ پایا۔ جس کی وجہ سے ان میں اجتہاد کی قدرت وصلاحیت پیدا ہو گیء۔ سو عامۃ المسلمین جو ان کے مقلد ہیں وہ راہِ ہدایت اور راہِ نجات پر ہیں انشاللہ۔

سوال نمبر11۔۔۔۔۔۔اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مقلدین شرک اور کفر کرتے ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب۔۔۔۔۔۔جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے اس کی قطعاً کوی بنیاد نہیں اور یہ عقیدہ دلالت کرتا ہے شریعت اسلامیہ سے بڑی جہالت پر کیونکہ شریعت اسلامیہ نے کفر وایمان شرک وتوحید کے درمیان فرق کیا ہے ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کا اتنا حصہ ضرور سیکھے جس کے ساتھ وہ شرک وکفر اور اجتہاد کے درمیان فرق کر سکے۔

سوال نمبر12۔۔۔۔۔۔۔۔ کیالوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کے محتاج ہیں یا نہیں؟ اور جس مسلہا میں نص نہ ہو اس میں تقلید گمراہی ہے یا نہیں؟۔

جواب۔۔۔۔۔۔ اسکا جواب ویسا ہی ہے جیسا ہم نے پہلے تفصیلاً لکھا ہے کہ غیر مجتہد محتاج ہے مجتہد کی تقلید کی طرف اور مجتہد کی تقلید خواہ غیر منصوص مسلہی میں ہو یا نص کے سمجھنے میں ہو جائز ہے یہ تقلید گمراہی کی طرف مفضی نہیں ہے بلکہ اسکا گمراہی سے کوی تعلق نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية

الرئاسة العامة لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي

الإجابة على أسئلة الدكتور / عدنان حكيم من باكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين وأصلي وأسلم على سيدنا محمد عبده ورسوله وعلى آله وصحبه أجمعين

(السؤال الأول)/ هل إجماع الصحابة الكرام البررة والتابعين وفقهاء الأمة حجة شرعية أم لا ؟ وهل يعتبر مصدرا ثالثا للتشريع الإسلامي أم لا ؟ وما دليل حجية الإجماع وماحكم منكر الإجماع كليا وهل يجوز مخالفة الإجماع.؟

(الجواب الأول)/ إجماع الصحابة الكرام البررة حجة شرعية باتفاق العلماء.

وإجماع التابعين وفقهاء الأمة حجة شرعية خلافا لداود الظاهري الذي يرى أن إجماع غير الصحابة ليس حجة شرعية.

والقول بأنه حجة هو الصحيح ؛لأن الأدلة على حجية الإجماع عامة لكل إجماع حيث تشمل إجماع الصحابة وغيرهم وبذلك يكون القول بأن إجماع الصحابة وحدهم حجة تحكم لادليل عليه.

ويعتبر الإجماع هو المصدر الثالث من مصادر التشريع الإسلامي بعد الكتاب والسنة.

الأدلة على حجية الإجماع:

الإجماع حجة شرعية عند جمهور العلماء يجب العمل به والأدلة على ذلك من الكتاب والسنة كثيرة نذكر منها مايلي:

١) من الكتاب:

استدلوا بقوله تعالى ﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساءت مصيرا﴾ النساء ١١

ووجه الإستدلال أن الله سبحانه وتعالى توعد من يتبع غير سبيل المؤمنين ولو لم يكن محرما ماتوعد عليه ولما جمع بينه وبين مشاقة الرسول التي هي حرام وإذا كان اتباع غير سبيل المؤمنين حرام كان اتباع سبيل المؤمنين واجبا والحكم المجمع عليه هو سبيل المؤمنين ؛ لأن المراد من السبيل في الآية مااختاره الإنسان لنفسه من قول أو فعل.

٢) من السنة: عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ﴿ إن الله لايجمع أمتي أو قال أمة محمد صلى الله عليه وسلم على ضلالة ﴾ أخرجه الترمذي ، وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ﴿ إن الله لايجمع أمتي أو قال أمة محمد صلى الله عليه وسلم على ضلالة ، ويد الله مع الجماعة ومن شذ شذ إلى النار ﴾ أخرجه الترمذي .

ووجه الاستدلال أن هذه الأحاديث بألفاظها المختلفة اتفقت على معنى واحد هو عصمة الأمة عن الخطأ فدل على أن إجماع العلماء حجة شرعية .

وهذه الأحاديث تمسك بها الصحابة ومن بعدهم في إثبات الإجماع من غير خلاف فيها ولانكير إلى زمان ظهور المخالفين .

حكم منكر الإجماع كليا: اختلف العلماء في حكم منكر الإجماع القطعي على ثلاثة أقوال .

الأول: أن انكار الإجماع القطعي يوجب الكفر مطلقا .

الثاني: أنه لايوجب الكفر مطلقا .

الثالث: إن كان الإجماع في أمر علم قطعا كونه من الدين كالصلوات الخمس مثلا فإنه يوجب الكفر وإن لم يكن كذلك لم يوجب الكفر .

- أما عن مخالفة الإجماع فإنه لايجوز لما ذكرنا من كونه حجة شرعية يجب العمل به .

(السؤال الثاني)/ القياس مبني على الظن والمبني على الظن ظني والله سبحانه وتعالى نهى عن اتباع الظن بقوله ﴿ولاتقف ماليس لك به علم﴾ الاسراء ٣٦ فلا يصح الحكم بالقياس ، لأنه اتباع الظن . ؟

(الجواب الثاني)/ القياس هو المصدر الرابع من مصادر الفقه الإسلامي ودلت الأدلة الشرعية من الكتاب والسنة والإجماع على حجيته وعمل به الصحابة والتابعون وفقهاء الأمة عبر العصور وجمهور العلماء ذهبوا إلى أنه يجب العمل بالقياس وأنكر ذلك داود الظاهري وأتباعه وقالوا بأن القياس ليس حجة شرعية واستندوا إلى أدلة منها ماذكرته في سؤالك وقد أجاب العلماء على أدلتهم ونذكر باختصار بعض الإجابات وإذا أردت التوسع فعليك بكتب أصول الفقه كالبرهان للجويني والمحصول للرازي والأحكام للامدي وشروح مختصر ابن الحاجب وأصول السرخسي وكشف الأسرار لعبدالعزيز البخاري فإن فيها ردا مطولا على شبهات نفاة القياس .

أما ماساقوه من آيات تنهي عن الظن فلا علاقة له بالقياس ولاينطبق عليه لأن المنهي عنه هو اتباع الظن في العقائد أما الأحكام العملية فكثير من أدلتها ظنية ولو اعتبرنا هذه الشبهة لتر

أما استدلالهم بقوله تعالى ﴿ لاتقف ماليس لك به علم ﴾ المراد به النهي أن يحيد الإنسان عن مدرك اليقين مع إمكان التيقن واعتماده على الحدس والتخمين وهذا النهي لايشمل القياس الشرعي لأن إلحاق الفرع بالأصل في الحكم لوجود العلة الجامعة بينهما ليس من قبيل القول بغير علم المنهي عنه في الاية ؛ لأن يقوم به المجتهد هو بناء على ماترجح لديه وأداه إليه اجتهاده.

(السؤال الثالث)/ مادليل حجية القياس الشرعي.؟

(الجواب الثالث)/ الأدلة على حجيته : استدل العلماء على حجية القياس بأدلة من الكتاب والسنة والإجماع والمعقول وسوف نذكر بعضا منها فإذا أردت التوسع فعليكَ بكتب الأصول التي ذكرتها لك سابقا في رد شبهات منكري القياس.

فمن الكتاب: قوله تعالى ﴿ هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر ماظننتم أن يخرجوا وظنوا أنهم مانعتهم حصونهم من الله فأتاهم الله من حيث لم يحتسبوا وقذف في قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بأيدهم وأيدي المؤمنين فاعتبروا يا أولي الأبصار ﴾ الحشر٢

وموضع الاستدلال هو قوله تعالى ﴿ فاعتبروا يا أولي الأبصار ﴾ ووجه الاستدلال منه أن الله تعالى لما أخبر المسلمين بما حاق بيهود بني النضير أمرهم بأن يعتبروا والاعتبار من العبور وهو المجاوزة والمقصود قيسوا أنفسكم بهم ، لأنكم بشر مثلهم إن فعلتم مثل فعلهم حاق بكم ماحاق بهم فهذه الآية عامة في الأخذ بجميع أنواع الاعتبار ولما كان القياس هو المجاوزة من الفرع إلى الأصل لوجود علة جامعة بينهما اندرج ضمن أنواع الاعتبار التي أمر الله تعالى بها.

ومن السنة: عن معاذ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعثه إلى اليمن قاضيا قال كيف تصنع إن عرض لك قضاء؟ قال أقضي بما في كتاب الله قال فإن لم يكن في كتاب الله؟ قال:فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإن لم يكن في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال اجتهد رأيي لا ألوا قال فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم صدري وقال الحمدلله الذي وفق رسول رسول الله لما يرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴾ رواه أبوداود والترمذي وأحمد والطيالسي وصححه غير واحد من المحققين.

ووجه الاستدلال : أنه صوبه في الانتقال من الكتاب والسنة إلى الاجتهاد؛والقياس لون من ألوان الاجتهاد .

الإجماع: العمل بالقياس مجمع عليه بين الصحابة وكل ماكان عليه مجمع بين الصحابة حق يجب

ومن أمثله ذلك ماروواه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه : أنه كتب إلى أبي موسى الأشعري رسالته المشهورة ﴿ أعرف الأشباه والنظائر وقس الأمور برأيك ﴾ أخرجه البيهقي في السنن الكبرى والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه .

المعقول: إن نصوص الكتاب والسنة محدودة متناهية والوقائع التي تقع للناس غير متناهية ففي كل زمان ومكان تظهر وقائع جديدة فإذا لم نقس على نصوص الكتاب والسنة لنجد الحكم للوقائع الجديدة فإنها تبقى بلا حكم وهو باطل ، لأن الشريعة عامة وشاملة لكل ما يستجد فما من واقعة إلا ولها حكم وعلى المجتهدين استنباطه بناء على قواعد الاستنباط المعروفة .

(السؤال الرابع)/ مامفهوم قوله عليه الصلاة والسلام ﴿ من أصاب فله أجران ومن أخطأ فله أجر﴾ .؟

(الجواب الرابع)/ المراد أن الحاكم أو القاضي أو العالم المجتهد إذا اجتهد وبذل وسعه في سبيل الوقوف على حكم مسألة وأخطأ في الحكم فإنه لايأثم بل يؤجر على اجتهاده أما إذا أصاب الحق فإنه يضاعف له الأجر فيفوز بأجر الاجتهاد وأجر إصابة الحق .

واشترط العلماء ان يكون عالما بالاجتهاد وأما إذا لم يكن عالما وإنما يتكلف الاجتهاد ويدعي العلم فلا يشمله حكم الحديث .

(السؤال الخامس)/ ماالحكم إذا اتفقت آراء الفقهاء من المجتهدين جميعا على حكم واحد في واقعه هل يكون قانونا شرعيا يجب اتباعه وهل تجوز مخالفته .؟

(الجواب الخامس)/ إذا اتفق الفقهاء المجتهدون جميعا على حكم واحد في واقعه من الوقائع فإنه يعد إجماعا لاتجوز مخالفته ويجب اتباعه ومن خالفه حينئذ يناله الوعيد الذي ذكرناه في الأدلة على حجة الإجماع .

(السؤال السادس)/ هل يعتبر القياس مأخذا رابعا لأخذ الأحكام الشرعية .؟

(الجواب السادس)/ يعتبر القياس مصدرا رابعا تؤخذ منه الأحكام الشرعية بعد الكتاب والسنة والإجماع .

يقول القرطبي قال البخاري في كتاب (الاعتصام بالكتاب والسنة) والمعنى لاعصمة لأحد إلا في كتاب الله أو سنة نبيه أو في إجماع العلماء إذا وجد فيها الحكم فإن لم يوجد فالقياس وقد ترجم على هذا (باب من شبه أصلا معلوما بأصل مبين قد بين الله حكمها ليفهم السائل) وترجم بعد هذا (باب الأحكام التي تعرف بالدلائل وكيف معنى الدلالة وتفسيرها) الجامع لأحكام القرآن

(الجواب السابع)/ إذا أراد القائل بقوله الشيطان أول من قاس؟ لأنه كما ورد في القرآن ﴿ أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين ﴾ الأعراف١٢ فهذا صحيح.

لأنه روي عن ابن عباس والحسن وابن سيرين أنهم قالوا: أول من قاس إبليس فأخطأ القياس. وقال الحكماء أخطأ عدو الله من حيث فضل النار على الطين وإن كانا في درجة واحدة من حيث هما جماد مخلوق.

أما إذا أراد بقوله الشيطان أول من قاس إنكار القياس الشرعي ورده والطعن فيه فهذا لايجوز لأن العلماء الأعلام أجمعوا على الأخذ بالقياس وولاعبرة بقول الشواذ ومخالفة الإجماع حرام.

(السؤال الثامن)/ ماحكم تقليد أحد الأئمة الأربعة في الشريعة الإسلامية.؟

(الجواب الثامن)/ المسلمون إزاء مسألة التقليد صنفان:

-الصنف الأول: وهم المجتهدون أي القادرون على استنباط الأحكام الشرعية من أدلتها وهؤلاء لايسعهم التقليد بل يجب عليهم الاجتهاد.

الصنف الثاني: وهم العوام أي الذين لايقدرون على الاجتهاد وهؤلاء يجوز لهم تقليد أحد الأئمة الأربعة.

والمراد بالتقليد هنا هو اتباع قول المجتهد في المسألة من غير معرفة لدليله معرفة تامة في الفروع الفقهية والدليل على ذلك قوله تعالى ﴿ فاسألوا أهل الذكر إن كنتم لاتعلمون ﴾ الأنبياء٧ وقوله صلى الله عليه وسلم في قصة ذي الشجة المشهورة ﴿ ألاسألوا إذا لم يعلموا فإنما شفاء العي السؤال ﴾ أخرجه أبوداود وابن ماجة وأحمد والحاكم والطبراني.

وكذلك لو كلف عامة الناس بالاجتهاد لتعذر ذلك لما يتطلبه الاجتهاد من قدرات ذهنية خاصة ورسوخ في العلم ومعرفة بأحوال الناس ووقائعهم، ودأب على طلب العلم وصبر عليه ولو كانت متاحة لكل الناس فإن انشغالهم بها يؤدي إلى بطلان معايشهم وخراب دنياهم.

(السؤال التاسع)/ هل تنطبق الآية الكريمة ﴿ اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله ﴾ على تقليد الأئمة الأربعة أبي حنيفة ومالك والشافعي وأحمد.؟

(الجواب التاسع)/ المقصود بالآية أنهم جعلوا أحبارهم كالأرباب حيث أطاعوهم في كل شيء وقد روى الترمذي عن عدي بن حاتم قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وفي عنقي صليب من ذهب فقال ياعدي اطرح عنك هذا الوثن وسمعته يقرأ في سورة براءة اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أوبابا من دون الله والمسيح ابن مريم التوبة ٣١ ثم قال أما إنهم لم يكونوا يعبدونهم ولكنهم كانوا إذا أحلوا لهم شيئا استحلوه وإذا حرموا عليهم شيئا حرموه ﴾.

فأين الأئمة الأربعة رحمهم الله من هؤلاء الأحبار الذين يحلون ماحرم الله ويحرمون ما أحل الله معاذ الله أن يجعل الأئمة الأعلام في منزلة هؤلاء الأحبار وهم الذين بذلوا جهدهم وأفنوا أعمارهم في خدمة الشريعة الإسلامية ؛ وما وقع بينهم من اختلاف هو بسبب اختلاف اجتهاداتهم وهم مأجورون في ذلك والقول بأن حكم الآية يشملهم افتراء وبهتان [illegible] عن جهل عظيم.

(السؤال العاشر)/ هل التقليد لأحد الأئمة الأربعة يدخل في زمرة الشرك والكفر.؟

(الجواب العاشر)/ تقليد الأئمة الأربعة لغير المجتهد جائز ولا علاقة له بالكفر والشرك ؛ فالأئمة الأربعة رحمهم الله دعاة حق ودين وهبوا أنفسهم لتعلم العلم الشرعي وتعليمه حتى بلغوا حظا كبير منه مكنهم من القدرة على الاجتهاد فالمقلد لهم من عامة المسلمين على هدى وفلاح إن شاء الله تعالى.

(السؤال الحادي عشر)/ ماحكم الذي يعتقد أن المقلدين هم يفعلون الشرك والكفر.؟

(الجواب الحادي عشر)/ الذي يعتقد هذا عليه أن يدرك أن اعتقاده هذا خطء لاأساس له من القمة وهذا الاعتقاد يدل على جهل كبير بالشريعة الإسلامية التي فرقت بين الكفر والإيمان والشرك والتوحيد وعليه أن يتعلم من دينه مايفرق به بين الشرك والكفر وبين الاجتهاد .

(السؤال الثاني عشر)/ هل يحتاج الناس إلى تقليد لأحد الأئمة الأربعة أم لا ؟ وهل يؤدي التقليد فيما لانص فيه إلى ضلالة.؟

(الجواب الثاني عشر)/ كما فصلنا سابقا فإن غير المجتهد في حاجة إلى أن يقلد المجتهد وتقليد المجتهد سواء كان فيما لانص فيه أو في فهم النص جائز ولايؤدي إلى ضلالة بل لاعلاقة له بالضلالة إطلاقا.

وبالله تعالى التوفيق

؟؟؟ ؟؟؟ ؟؟؟ ؟؟؟ ؟؟؟

مکتوب الشیخ محمد بن عبد اللہ السُبیل سربراہ مسجد حرام و مسجد نبوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مملکۃ عربیہ سعودیہ حوالہ 1/92

امور مسجد حرام و مسجد نبوی کے مرکزی ادارہ کے سربراہ کی جانب سے مورخہ 15-6-1414ھ الاخ الفاضل

.(الاستاذ بشیر احمد حسیم اللہ بخش مدرس اول تفسیر القرآن والحدیث) حفظہ اللہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام مسنون۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پس تحقیق آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔

آپ نے اس بات کی صحت کے متعلق وضاحت طلب کی ہے کہ کیا آیمہ حرمین شریفین مقلد ہیں؟ اور حنبلی ہیں؟ اور کیا وہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو اقوال آیمہ کی وجہ سے رد کتے ہیں؟

سو اللہ کی توفیق سے میں کہتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود وسلام ہو رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور ان لوگوں پر جو آپ کی راہ پر چلے آپ کی رہنمایء کی بدولت

حمد وصلوۃ کے بعد۔۔۔۔۔۔۔ البتہ تحقیق اعداء اسلام کی عادت رہی ہے ماضی وحال میں اسلام کی بیخ کنی کرنے پر ابناء اسلام کے قلوب سے۔ اور ان کے سوایل خبیثہ میں سے ہے کہ وہ فقہ وفقہاء کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے راستے پر چلے اور بعض جاہلوں اور بے وقوفوں کو مسخر کیا۔ سو انہوں نے مذاہب کے متبعین) یعنی مقلدین(کے سامنے اختلافی مسایل کو اچھالا تا کہ ایک طرف تو وہ ان کے درمیان فسادہ نزاع برپا کریں اور ان کو ان اختلافی مسایل کی وجہ سے ایسے امور سے غافل کر دیں جو ان کو گھیرے ہوے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو فقہ

وفہقاء پر اعتماد کی دولت سے محروم کر دیں اور ان کو احکام دین اور مذاہب سے باہر کر دیں تتیجتہً واہواء و آراء کے شرک میں مبتلا ہو جاءیں۔ اور البتہ تحقیق ماضی میں آیمہ اعلام ان سازشوں پر متنبہ ہوے تو انہوں نے ان اعداء اسلام کے چہروں سے نقاب الٹ دیا اور ان کے تمام راستوں میں ان کا تعاقب کیا۔ سو انہوں نے اختلاف فقہاء کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے چھوٹی اور بڑی کتابیں تالیف کیں۔ اور انہوں نے اصولی و فروعی اختلاف کے درمیان فرق واضح کیا۔ اور لوگوں پر ان اعداء اسلام کی بری نیات اور فساد مقاصد کو بھی خوب واضح کیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا فرمان جو بعض فقہی اختلافی مسایل پر بحث کے بعد ہے ملاحظہ ہو شیخ نے فرمایا۔

اور اس کی وجہ سے ان لوگوں کا معاون بن گیا جو اہل سنت کے مذاہب کے درمیان فتنہ پیدا کرتے ہیں تا کہ یہ داعیہ " بن جاے ان کے اہل السنت والجماعت سے نکلنے کا اور رافضیوں اور ملحدین کے مذاہب میں داخل ہونے کا۔

بہر حال ہمارا حنبلی ہونا سو بلکل صحیح ہے وہ یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی کے آٗیمہ امام اہل السنت احمد بن حنبل کے پیروکار ہیں کیونکہ امام احمد بن حنبلؒ کے "امام اہلسنت "نام رکھنے پر علماء کا اجماع ہے پس جو شخص ان کے متبعین پر طعن کرتا ہے۔ اپنے عمل بالسنت کے زعم کی وجہ سے وہ حقیقت میں امام موصوف کی ذات پر طعن کرتا ہے رہی یہ بات کہ وہ احادیث رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کو رد کرتے ہیں سو ہم کہتے ہیں یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے آیمہ اس سے بری ہیں بلکہ وہ اس شخص سے بھی بری ہیں جو ایسا کرتا ہے۔

اور اگر ان میں سے کسی کے بارے میں ثابت ہو جاے کہ اس نے احادیث رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم میں سے کسی حدیث پر عمل ترک کیا ہے تو مناسب یہ ہے کہ اس کو اس بات پر محمول کیا جاے کہ اس کو اس حدیث کا علم نہیں یا ترک کنندہ کے نزدیک ثابت نہیں یا وہ اس اس حدیث کو بھول گیا یا اس کا اعتقاد اس حدیث کے عدم دلالت کا ہے یا اس حدیث کے معارض دوسری حدیث کے پاے جانے کا یقین ہے یا اس معارض کیوجہ سے متروک حدیث کے

ضعف کا اعتقاد ہے جبکہ وہ متروک حدیث خود معارض بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔
آخر میں عرض یہ ہے کہ بے شک آج مسلمانوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے اندر اس وسعت اور فراخدلی کو قایم رکھیں جو ان کے سلف صالحین میں تھی اور اپنے نفسوں پر اس امر کے بارے میں تنگی پیدا نہ کریں جس میں اللہ وسعت رکھی ہے۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو حق بات پر جمع کر دے تو یہ کہ وہ ہمیں ہدایت کنندہ اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ اللہ تمہارا نگہبان ہو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ
۔)دستخط(محمد بن عبد اللہ السُبیل
امور مسجد حرام ونبوی کا سربراہ)چیرمین(۔
ges اور امام وخطیب مسجد حرام۔

عکس
مکتوبِ امامِ کعبہ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل

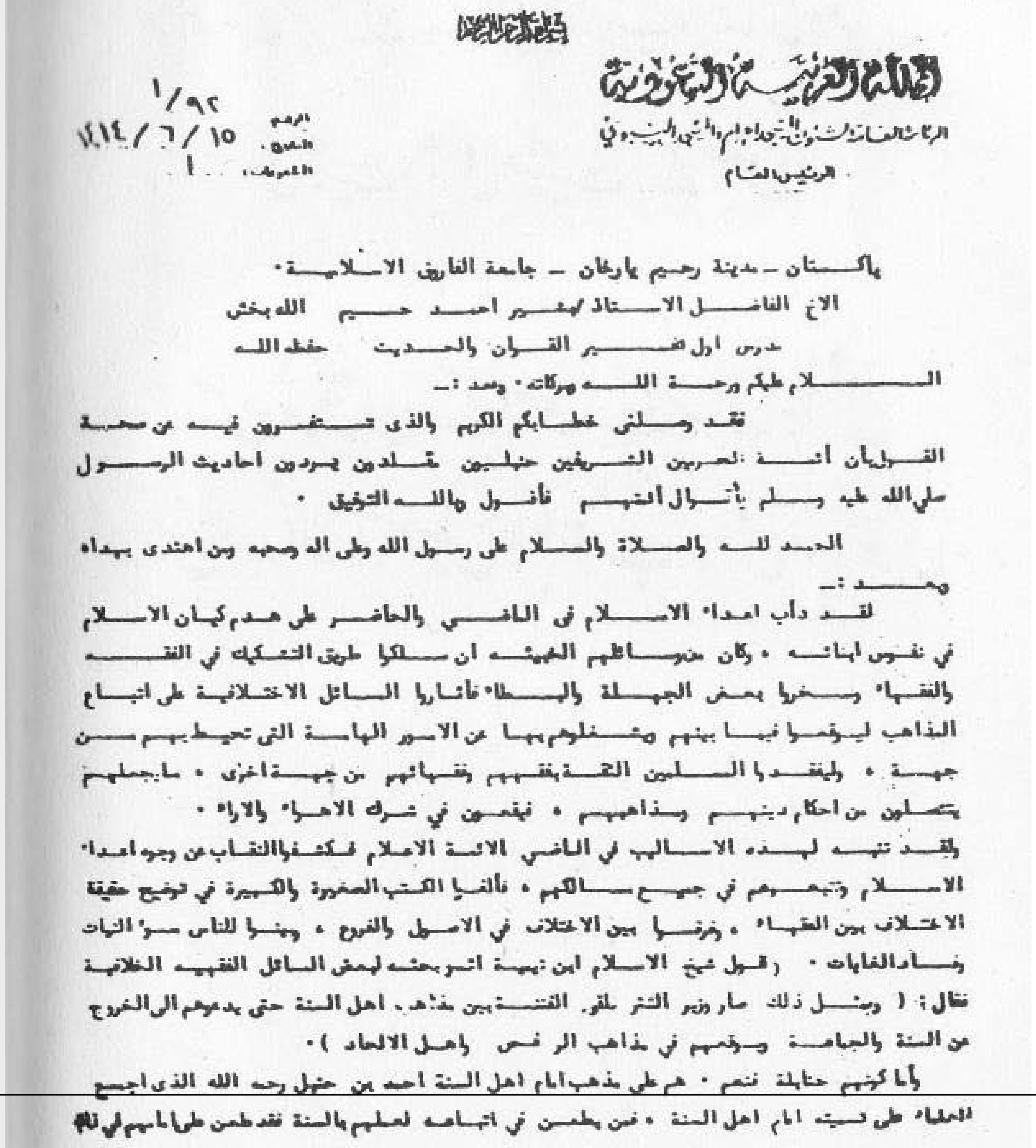

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
الرئيس العام

الرقم ٩٢/١
التاريخ ١٥/٦/١٤١٤
المرفقات ١

باكستان – مدينة رحيم يارخان – جامعة الفاروق الاسلامية.
الاخ الفاضل الاستاذ /مشير احمد رحيم الله بخش
مدرس اول تفسير القران والحديث حفظه الله
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته • وبعد :-

فقد وصلني خطابكم الكريم والذى تستفسرون فيه عن صحة القول بأن أئمة الحرمين الشريفين حنبليين مقلدين يردون احاديث الرسول صلى الله عليه وسلم بأقوال أئمتهم فأقول وبالله التوفيق •

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى اله وصحبه ومن اهتدى بهداه وبعد :-

لقد دأب اعداء الاسلام فى الماضي والحاضر على هدم كيان الاسلام في نفوس ابنائه • وكان من وسائلهم الخبيثة ان سلكوا طريق التشكيك في الفقه والفقهاء وسخروا بعض الجهلة والبسطاء فأثاروا المسائل الاختلافية على اتباع المذاهب ليوقعوا فيما بينهم ويشغلوهم بها عن الامور الهامة التى تحيط بهم من جهة • وليفقدوا المسلمين الثقة بفقههم وفقهائهم من جهة اخرى • مما يجعلهم يتنصلون من احكام دينهم ومذاهبهم • فيقعون في شرك الاهواء والاراء •
ولقد تنبه لهذه الاساليب في الماضي الائمة الاعلام فكشفوا النقاب عن وجوه اعداء الاسلام وتتبعوهم في جميع مسالكهم • فألفوا الكتب الصغيرة والكبيرة في توضيح حقيقة الاختلاف بين الفقهاء • وفرقوا بين الاختلاف في الاصول والفروع • وبينوا للناس سوء النيات وفساد الغايات • يقول شيخ الاسلام ابن تيمية اثر بحثه لبعض المسائل الفقهية الخلافية فقال : (ومثل ذلك صار وزير التتر يلقى الفتنة بين مذاهب اهل السنة حتى يدعوهم الى الخروج عن السنة والجماعة ويوقعهم في مذاهب الرافضة واهل الالحاد) •

وأما كونهم حنابلة فنعم • هم على مذهب امام اهل السنة احمد بن حنبل رحمه الله الذى اجمع العلماء على تسميته امام اهل السنة • فمن يطعن في اتباعه لعملهم بالسنة فقد طعن على امامهم في تلك

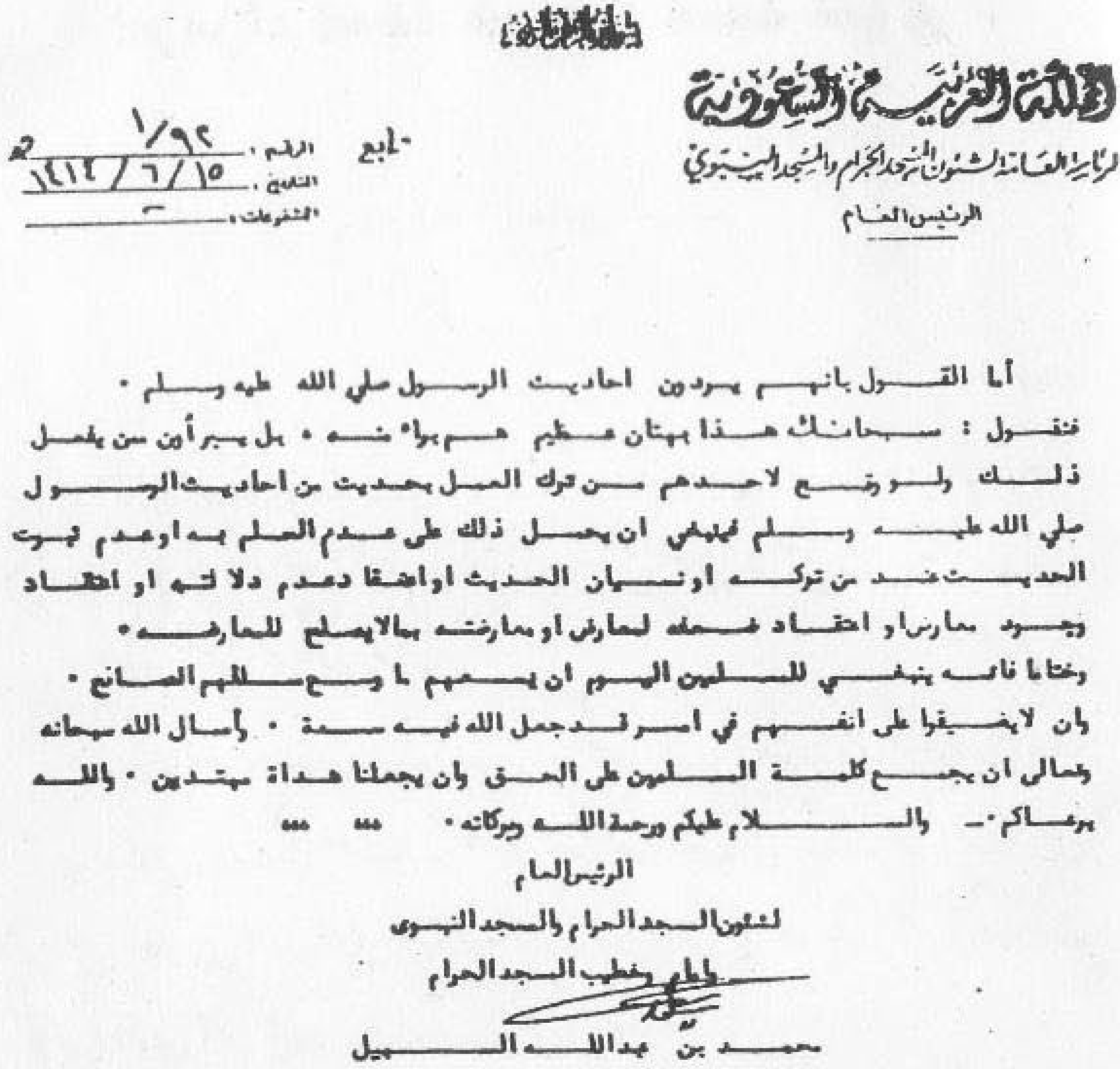

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي
الرئيس العام

الرقم: ١/٩٢
التاريخ: ١٥ / ٦ / ١٤١٢ هـ
المشفوعات:
تابع

أما القول بانهم يردون احاديث الرسول صلى الله عليه وسلم .

فنقول: سبحانك هذا بهتان عظيم هم براء منه . بل يبرأون من يفعل ذلك ولو وقع لاحدهم من ترك العمل بحديث من احاديث الرسول صلى الله عليه وسلم فينبغي ان يحمل ذلك على عدم العلم به او عدم ثبوت الحديث عند من تركه او نسيان الحديث او اعتقاد عدم دلالته او اعتقاد وجود معارض او اعتقاد ضعفه لمعارض او معارضته بما لا يصلح للمعارضة .

وختاما فانه ينبغي للمسلمين اليوم ان يسعهم ما وسع سلفهم الصالح . وان لا يضيقوا على انفسهم في امر قد جعل الله فيه سعة . واسال الله سبحانه وتعالى ان يجمع كلمة المسلمين على الحق وان يجعلنا هداة مهتدين . والله يرعاكم . والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته . ...

الرئيس العام
لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي
وإمام وخطيب المسجد الحرام
محمد بن عبدالله السبيل

بشکریہ مولانا عبدالغنی طارق صاحب مدظلہ،

بسم اللہ آٹو سٹور رحیم یار خان

عرض مترجم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ,والعاقبة للمتقين ,ولا عدوان إلا على الظالمين ,والصلاة
والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين محمد سيد بني آدم أجمعين .وآله الطاهرين ,
وصحابته ,ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

یہ فتوٰی جو پاکستان کے ڈاکٹر عدنان صاحب کے سوالات کا جواب ہے۔ مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی مملکت عربیہ سعودیہ کے سربراہ کی حیثیت سے امام الحرمین فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امور مسجد حرام و مسجد نبوی صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا ہے اور سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے اہتمام سے جاری ہوا ہے۔ اس تفصیلی فتوے میں دراصل ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید، اجماع، قیاس کی شرعی حیثیت اور اس سے جڑے تمام پہلوؤں پر علماء اہل سنت والجماعت کے موقف کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ فتوٰی ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب کچھ نادان مسلمان ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں اور مسلمانوں میں خلفشار کر رہے ہیں۔ اس سے اہل سنت والجماعت کے ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والے مسلمان جو دنیا کے تمام مسلمانوں میں لگ بھگ 96 فیصد ہیں (شیعہ حضرات کو چھوڑ کر) پریشان ہیں۔

ائمہ اربعہ کے تقلید کی مخالفت کرنے والے عام مسلمانوں کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں اور ان سے ایک حکمت عملی کے طور پر ایسے سوالات پوچھتے ہیں جس سے ایک کم پڑھا لکھا مسلمان پریشان ہو جاتا ہے جیسے آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلتے ہیں یا امام ابو حنیفہؒ (یا امام شافعیؒ / امام مالکؒ / امام احمدؒ) کے دین پر

فوراً جواب ملتا ہے: یقیناً حضرت محمدؐ کے دین پر۔

اس پر ایک دوسرا سوال پوچھا جاتا ہے: پھر آپ اپنے کو حنفی کیوں کہتے ہیں؟

ایک عام مسلمان جو علم نہیں رکھتا اس سوال سے پریشان ہو جاتا ہے۔ اسکا فائدہ اٹھاکر اس کے دماغ میں شکوک و شبہات پیدا کیئے جاتے ہیں۔

اوپر دیئے گئے سوالوں کا استعمال کر کے ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی کے تحت یہ غلط تصور عوام میں پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اگر آپ حنفی ہیں تو آپ امام ابو حنیفہ کے دین پر عمل کر رہے ہیں، نہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر۔

تقلید کی مخالفت والے بعض متشدد لوگ تو تقلید کو حرام تک قرار دے رہے ہیں اور بعض تو کفر اور شرک تک بتا رہے ہیں اور آج کے انٹرنیٹ کے زمانے میں پورے زور شور سے اس کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اللہ ان نادان مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور سلف الصالحین کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ کی ذات سے امید ہے کہ امام الحرمین اور مسلمانوں کے اصل مرکز سے جاری ہوا یہ فتوٰی نادان مسلمانوں کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب ہوگا اور عام مسلمانوں کو شکوک و شبہات سے نکال کر اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر جمائے گا۔ امید ہے کہ مسلمانان عالم اپنا وقت اور صلاحیت فتنہ انگیزی اور خلفشار سے بچا کر دین کی دعوت انسانیت کی فکر اس کی بھلائی اور دین کے دوسرے مثبت کاموں میں صرف کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال ہے۔

ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید، اجماع، قیاس کی شرعی حیثیت

ایک اہم فتویٰ از

امام الحرمین فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امور مسجد حرام و مسجد نبوی صلیٰ اللہ علیہ وسلم

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی مملکت عربیہ سعودیہ

سیکرٹریٹ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ